جلد ۳۴ | ۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۵

مدینۃ المسیح

⁂ — ⁂ — ⁂ — ⁂ — ⁂

قادیان ۲۱ ماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۳/۴ ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا کی طبیعت آج بھی ناساز ہے۔ لیکن پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا کریں ؛

مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری اور ملک فضل حسین صاحب آریہ سماج سے مناظرہ کے بعد دہلی سے اور مولوی محمد یار صاحب عارف ہانسی سے واپس آئے ؛

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کا سٹیشن قادیان پر شاندار استقبال

قادیان ۲۱ فروری ۔ آج گورداسپور سے جب یہ اطلاع پہونچی ۔ کہ جناب چودہری فتح محمد صاحب حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں ۔ تو خوشی اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی ۔ اور احباب نے الحمد للہ کہتے ہوئے آپس میں مبارکباد کا تبادلہ کیا ۔ چونکہ جناب چودہری صاحب الیکشن کا نتیجہ سننے کے لئے گورداسپور تشریف لے گئے تھے ۔ اس لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے اعلان کیا گیا ۔ کہ چودہری صاحب موصوف آج ۱/۲ ۵ بجے شام کی گاڑی سے گورداسپور سے قادیان تشریف لا رہے ہیں ۔ امید ہے دوست ان کے استقبال کے لئے سٹیشن پر تشریف لے جائیں گے ۔ نیز دوستوں کو دُعا بھی کرنی چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالےٰ چودہری صاحب کو علاقہ کی بہتری کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا کرے ۔

اگرچہ یہ اعلان تنگ وقت میں کیا گیا ۔ لیکن گاڑی آنے سے قبل بہت بڑا اجتماع سٹیشن پر ہو گیا ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۔ جناب چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ۔ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور بہت سے اور بزرگ بھی موجود تھے ۔ گاڑی ٹھیک وقت پر پہنچی ۔ مجمع نے جناب چودہری صاحب کو دیکھ کر الحمد للہ کہتے ہوئے دلی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ۔ اور کئی دوستوں نے جناب چودہری صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے ۔

پلیٹ فارم سے باہر آکر جناب چودہری صاحب نے موٹر کے اندر کھڑے ہو کر مختصر سی تقریر کی ۔ جس میں خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے کے بعد احباب جماعت اور دُوسرے اصحاب کا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں الیکشن کے دوران میں کام کیا شکریہ ادا کیا ۔ اور درخواست کی ۔ کہ احباب دُعا کریں ۔ خدا تعالےٰ انہیں اس منصب کی ذمہ داریوں کو پُوری طرح ادا کرنے کی توفیق عطا کرے ۔ آخر میں آپ نے معذرت کی کہ کثرت اژدہام کی وجہ سے میں ہر ایک سے مصافحہ نہیں کر سکا ۔ اس لئے اب سب سے السلام علیکم کہتا ہوں ۔ اس کے بعد دعا کی گئی ۔

جناب چودہری صاحب بذریعہ موٹر شہر روانہ ہو گئے ۔ اور مجمع منتشر ہو گیا الیکشن کے نتیجہ کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا رقم فرمودہ

مضمون دُوسرے صفحہ پر ملاحظہ ہو ؛

ایڈیٹر : غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

چوہدری فتح محمد صاحب سیال پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے

میاں بدر محی الدین صاحب کے مقابلہ میں ۶۱۵ اور سید بہار الدین صاحب کے مقابلہ میں ۲۱۰۳ کی اکثریت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

قادیان ۲۱ فروری۔ آج ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے دفتر میں حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کی پرچیوں کی سرکاری گنتی ہو گئی اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کی کامیابی کا اعلان کر دیا گیا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔ ووٹوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

چوہدری فتح محمد صاحب سیال	۶۲۶۶
میاں بدر محی الدین صاحب	۵۶۵۱
سید بہار الدین صاحب	۴۱۶۳

سب سے پہلے میں خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے ہمیں انتہائی مشکلات میں کامیابی عطا فرمائی اور اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو ان فرائض کے کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے جو پنجاب اسمبلی کے ممبر ہونے کی حیثیت میں ان پر عائد ہوتے ہیں۔ وہ اس حلقہ کے سچے نمائندہ ثابت ہوں اور ملک وملت کی حقیقی خدمت سر انجام دے سکیں آمین ۔

اسکے بعد گزشتہ ایام میں جن احمدیوں نے چوہدری صاحب موصوف کو کامیاب بنانے میں کسی نہ کسی رنگ میں کام کیا ہے۔ اور یہ کام میرے علم میں بہت بھاری ہے۔ ان کا اجر خدا کے پاس ہے۔ اور مجھے اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ ایک قومی فرض تھا۔ جو انہوں نے ادا کیا ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً وشکر سعیھم۔ مگر میں اس موقعہ پر خصوصیت کے ساتھ ان کثیر التعداد غیر احمدی مسلمانوں اور سکھ اور ہندو اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو کئی قسم کے خطرات میں ڈالتے ہوئے اس الیکشن میں ہماری امداد کی اور چوہدری فتح محمد صاحب کو کامیاب بنانے میں شب و روز حصہ لیا۔ وہ انشاء اللہ ہمیں ناشکر گذار نہیں پائینگے وما توفیقنا الا باللہ العظیم وجزاھم اللہ خیراً۔ باقی رہا وہ طبقہ جنہوں نے ہماری مخالفت کی ہے سو انہیں سے جن لوگوں نے نیک نیتی کے ساتھ ایسا کیا ہے ان سے ہمیں کوئی گلہ نہیں کیونکہ نیک نیتی کا اختلاف قابل ملامت نہیں بلکہ قابل قدر ہوتا ہے۔ ہاں ہم امید کرتے ہیں کہ یہ لوگ بھی چوہدری صاحب موصوف کی ممبری کے عملی تجربہ کے نتیجہ میں اپنی رائے میں تبدیلی کر کے آئندہ الیکشن میں ہمارے ساتھ ہونگے۔ کیونکہ یہ ایک سیاسی معاملہ ہے۔ جسمیں مذہبی عقاید کا اختلاف کسی عقلمند کے نزدیک روک کا باعث نہیں ہونا چاہیئے

بالآخر میں مکرمی چوہدری فتح محمد صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ سے ان کیلئے بہتری کی دعا کرتے ہوئے یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ یہ ممبری ان کیلئے دہری امانت ہے۔ وہ امانت ہے خدا کی جسکے سامنے وہ اپنے اعمال کے جوابدہ ہیں اور وہ امانت ہے۔ اس حلقہ کے مسلمانوں کی جنکے نمائندہ بنکر وہ اسمبلی میں جا رہے ہیں۔ پس انہیں ان دونوں امانتوں کو پوری پوری دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ خدا کی امانت تو زیادہ تر دل کی نیت اور جذبات کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ مگر لوگوں کی امانت کے لئے ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ گاہے گاہے علاقہ کا دورہ کر کے لوگوں کی ضرورت اور مشکلات کا علم حاصل کرتے رہیں اور پھر اسمبلی میں ان کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کریں۔ نیز انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ صرف انہی لوگوں کے نمائندہ نہیں ہیں جنہوں نے ان کے حق میں ووٹ دیئے ہیں بلکہ ممبر ہو جانے کے بعد وہ ان لوگوں کے بھی نمائندہ ہیں جو الیکشن میں ان کے مخالف رہے ہیں۔ پس گو طبعاً ان کی دلی محبت اپنے ان مؤیدین کے ساتھ زیادہ ہو گی جنہوں نے مشکل کے وقت میں ان کا ساتھ دیا ہے۔ مگر جہاں تک حقوق کا تعلق ہے۔ انہیں اپنے مخالفین کے ساتھ بھی پوری طرح عدل وانصاف کا معاملہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ انکے ساتھ ہو اور انہیں اپنے فرائض کی بہترین ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان ۲۱/۲/۴۶

جنگ کے متعلق اسلام کی بے مثال تعلیم

مخالفین اسلام صداقت اسلام کے دلائل دبینات کی تاب نہ لاکر کہتے ہیں۔ کہ اسلام دلائل وبراہین سے نہیں بلکہ تلوار سے پھیلا ہے۔ اگرچہ ایک بے ہودہ بات ہے۔ اور ہر عقل رکھنے والا انسان سمجھ سکتا ہے کہ تلوار چلانے کے لئے انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ابتدا میں اسلام کے لئے تلوار چلانے والے کہاں سے آئے تھے۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تن تنہا کھڑے ہوئے۔ اور تمام لوگ آپ کے شدید مخالف تھے۔ جس طرح پہلے تلوار چلانے والے صداقت اسلام کے قائل ہو گئے۔ اور انہوں نے سب کچھ خدا کے راستہ میں قربان کر دیا۔ نہ اپنی جانوں کی پروا کی۔ نہ مال ودولت اور بیوی بچوں کی۔ اسی طرح اسلام دوسروں کے دلوں میں بھی گھر کر گیا۔ پھر قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ اسلام مذہب پھیلانے کی خاطر تلوار چلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ خداتعالےٰ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (سورۂ بقرہ ع ۳۴) کہ دین کے بارہ میں جبر کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے پھر فرمایا قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (بقرہ ع ۲۴) کہ صرف انہیں لوگوں سے لڑائی کی اجازت ہے۔ جو تم سے لڑائی کریں۔ کسی پر قطعاً زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں۔ لا تکرھوا احدا علی الدخول فی دین الاسلام فانہ واضح جلی دلائلہ وبراھینہ لا یحتاج ان یکرہ احدا علی الدخول فیہ (ابن کثیر)

یعنی کسی کو جبراً اسلام میں داخل نہ کیا جائے کیونکہ اسلام کی صداقت کے دلائل وبراہین نہائت واضح اور روشن ہیں۔ لہٰذا اسلام اس امر کا محتاج نہیں۔ کہ لوگوں کو جبراً اس میں داخل کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر کہ جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کر دے۔ ہر ایک خود مختار ہے کے مطابق اہل مکہ کو لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء کا پیغام سنایا۔ جس نے ان کے دلوں کو موہ لیا۔ اور قریباً سب کے سب نے برضاء ورغبت اسلام قبول کر لیا۔ اگر مخالفین اسلام اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی کھول کر غور کرتے۔ تو صرف اس ایک عظیم الشان واقعہ سے انہیں علم ہو جاتا۔ کہ اسلام کسی کو باکراہ مسلمان بنانے کی بجائے برضاء ورغبت ایمان لانے کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور لکھتے ہیں۔

"گو شہر مکہ نے بطوع ورغبت آنحضرتؐ کی عظمت کو تسلیم کر لیا۔ مگر تو بھی تمام باشندوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کا شائد یہ منشاء ہو گا۔ کہ اہل مکہ کو مدینہ کے طور پر چھوڑ دیا جائے کہ رفتہ رفتہ خود بخود بلا اکراہ واجبار اسلام میں داخل ہوتے جائیں گے۔" (لائف آف محمدؐ از سر ولیم میور جلد ۴ صفحہ ۱۳۶)

اسلام نے مقصد جنگ نہائت پاک قرار دیا ہے۔ مخالفین اسلام میں سے کوئی بھی قرآن مجید اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام نے جنگ کا مقصد دنیا کا مال ودولت یا اکراہاً لوگوں کو اسلام میں داخل کرنا قرار دیا ہے۔ بلکہ دنیا سے اکراہ واجبار کو دور کرنا اور کمزوروں کی حفاظت اور ظالموں کے ظلم کو دور کرنا قرار دیا ہے۔ چنانچہ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم کہ تم دوسروں کا مال ودولت جاہ وحشمت دیکھ کر اس کو حاصل کرنے کی خواہش نہ کرو۔ کیونکہ یہ تو صرف بطور آزمائش ان کو دیا گیا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے۔ وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر فرمایا لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیراً۔ کہ اللہ تعالےٰ بعض کو بعض کے ساتھ اس لئے دفع کرتا ہے۔ تا معابد اور مساجد کو ظالم لوگ نہ گرادیں۔ کیونکہ وہ اللہ کا نام لینے کے لئے مخصوص تھیں۔ پس اسلام نے جنگ کا پہلا مقصد یہ قرار دیا ہے۔ کہ عبادت گاہوں کو ظالموں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھا جائے۔

پھر فرمایا۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض ولکن اللہ ذو فضل علی العلمین (بقرہ ع ۳۳) کہ اگر اللہ ظالموں کا ہاتھ روکنے کے لئے بعض کو بعض سے دور نہ کرتا۔ تو زمین فساد سے بھر جاتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ چونکہ اپنے بندوں پر فضل کرنے والا ہے اس لئے اس نے جنگ کی اجازت دی ہے۔ اس میں دوسرا مقصد جنگ کا دنیا سے فساد دور کرنا قرار دیا گیا ہے۔

فرمایا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (سورہ حج ع ۲۲) کہ مومنوں کو لڑائی کی اجازت اس لئے دی گئی ہے۔ کہ ان کو انتہائی مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا۔ اور انہیں ان کے گھروں سے صرف اس لئے نکالا گیا۔ کہ انہوں نے یہ کہا ربنا اللہ۔ ہمارا رب صرف اللہ ہے۔ یہ تیسرا مقصد جنگ کا ظالموں کے ظلم کا انسداد اسلام نے قرار دیا ہے۔

فرمایا وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین (بقرہ ع ۲۴) تم کافروں سے جنگ کرو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین اور مذہب کو اختیار کرنا اللہ کی خاطر ہو جائے۔ یعنی اکراہ وجبر باقی نہ رہے۔ پس اگر وہ رک جائیں۔ تو کسی پر زیادتی نہ کی جائے۔ ہاں جو ظالم ہیں۔ انہیں ان کے ظلم کی سزا دی جائے۔

چوتھا مقصد جنگ کا اسلام نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ مذہبی آزادی قائم کی جائے۔ ان مقاصد کے سوا اسلام کوئی ایسی بات بیان نہیں کرتا۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ اسلام مذہب پھیلانے کی خاطر جنگ جائز قرار دیتا ہے۔ چونکہ یہ وجوہ پیدا ہو گئے تھے۔ اس لئے اسلام کو جنگیں لڑنا پڑیں۔ اگر کفار یہ وجوہ پیدا نہ کر دیتے۔ اور صلح وآشتی کے ساتھ رہتے تو ہرگز ہرگز جنگیں نہ ہوتیں۔

پس ناگزیر حالات میں جنگ کرنے کی اجازت دینے کے باوجود اسلام نے صلح اور امن کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

(۱) وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذلک بانھم قوم لا یعلمون (توبہ رکوع ۱) اگر مشرکوں میں سے کوئی امن مانگے تو اسے امن دو۔ تا وہ اللہ کا کلام سن سکے۔ پھر اس کے امن کی جگہ میں اسے پہنچا دو۔

(۲) وان جنحوا للسلم فاجنح لھا اگر مخالفین صلح کے لئے جھکیں۔ تو تم بھی اس طرف مائل ہو جاؤ۔ یہ نہ کہو کہ اب ہمیں فتح ہونے والی ہے۔ اس لئے ہم فتح کر کے ہی چھوڑیں گے۔ بلکہ جب بھی مقابل اس طرف متوجہ ہو۔ تم بھی اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

جنگ کے متعلق بھی اسلام نے نہائت ہی اہم ہدایات دی ہیں۔ چنانچہ فرمایا

(۱) لا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی (سورہ مائدہ ع ۲) کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے اس سے بے انصافی نہ کرو۔ تمہیں ہر حال میں عدل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عدل تقوےٰ کے بہت قریب ہے۔

(۲) فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ اگر تم سزا دو۔ تو جتنی تمہیں تکلیف پہونچی ہو۔ اسی قدر دی جائے

(۳) فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم۔ جو تم پر زیادتی کرے۔ تم اسی قدر اس کی سزا دو زیادتی نہ کی جائے

پھر اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کسی سے عہد کرو۔ تو ہرگز ہرگز عہد شکنی نہ کی جائے۔ فرمایا الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاھروا علیکم احدا فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم ان اللہ یحب المتقین (توبہ) جن لوگوں نے خود عہد شکنی نہیں کی۔ اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی ہے تم انکے عہد کو پورا کرو کیونکہ تقویٰ اسی میں ہے۔ حدیث شریف میں ہے من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ یعنی کسی معاہد کو قتل نہ کرو جو شخص معاہد کو قتل کر دیتا ہے وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہیں سونگھے

یہی وجہ ہے۔ کہ صلح حدیبیہ کے وقت جب ابو جندل پا بزنجیر وہاں پہنچے اور انہوں نے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو حضور نے درد بھرے الفاظ میں فرمایا۔ یا ابا جندل: اصبروا حتب فانالا نغدر ان اللہ جاعل لک فرجا و مخرجا فتح الباری جلد ۵۔ کہ اے ابو جندل صبر کرو اور خدا تعالے سے ثواب کے امیدوار ہو۔ کیونکہ ہم عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ اللہ خود آپ کے لئے کشائش پیدا کر دے گا۔

حضور نے یہ الفاظ کسی ڈر کی بنا پر نہیں کہے تھے کیونکہ آپ کے ساتھ کئی ہزار جانباز موجود تھے۔ جو آپ کے اشارہ پر کٹ مرنے کو تیار تھے صرف عہد کی پابندی کی خاطر حضور نے یہ فرمایا۔ اور صلح حدیبیہ کا یہ واقعہ ہی مخالفین اسلام کے اعتراضات کا قلع قمع کرنے کے لئے کافی ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء صرف جبراً لوگوں کو مسلمان بنانا ہوتا تو ایسے وقت باوجود ساز و سامان کے کیوں صلح کرتے۔ پھر اسلام نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ جنگ صرف ان سے کی جائے جو جنگ کریں۔ دوسروں کو تکلیف نہ دی جائے۔ چنانچہ فرمایا (۱) قاتلوا الذین یقاتلونکم کہ صرف جنگی لوگوں کو قتل کیا جائے۔ اور تمام کافروں کو نہیں بلکہ ان کو جو میدان جنگ میں لڑائی کے لئے آئیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں اس کی تشریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

لا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ کہ کسی بوڑھے مرد اور بچے اور عورت کو قتل نہ کیا جائے۔ دوسری جگہ فرمایا ولا تقتلوا اصحاب الصوامع کہ عابدوں اور راہبوں کو بھی قتل نہ کیا جائے۔

اسلام نے یہ بھی ہدایت کی ہے۔ کہ بلا اطلاع کسی پر حملہ نہ کیا جائے اور رات کے وقت چھاپہ نہ مارا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے تو رات کو حملہ نہ کرتے۔ بلکہ صبح کی انتظار کرتے

غرض اسلام نے خونخوار دشمنوں تک کے لئے اسقدر سہولتیں بہم پہنچائی تھیں کہ ان سے بھی صداقت اسلام ثابت ہے۔ کیونکہ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ اشاعت اسلام کے بھیجے ہوئے قانون نہیں۔ غلام احمد بشیر وقف زندگی

موجودہ توریت کی حقیقت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو شریعت دی گئی اس کا نام تورات ہے۔ اور یہ پانچ کتب یعنی پیدائش۔ خروج۔ احبار۔ گنتی اور استثناء کے مجموعہ کا نام ہے۔ ہمارا از روئے قرآن مجید یہ دعویٰ ہے۔ کہ موجودہ تورات جو یہود کے ہاتھوں میں آجکل نظر آتی ہے۔ وہ اصلی تورات نہیں ہے۔ اس میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اکثر محقق عیسائی بھی اول تو اس مجموعے کے الہامی ہونے کے قائل نہیں۔ اور وہ اس کے اندر تحریف لفظی اور معنوی کے قائل ہیں۔ اور اس کا ثبوت تورات کے بے شمار متضاد بیانات سے ملتا ہے۔ جن میں سے صرف تین حوالے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ا۔ پیدائش $\frac{6}{10-9}$ میں لکھا ہے "نوح اپنے قرنوں میں صادق اور کامل تھا اور خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا"۔ دوسری طرف پیدائش $\frac{9}{20-21}$ میں لکھا ہے۔ کہ "نوح ایک دن شراب پی کر مخمور ہوا اور اپنے مکان میں مادر زاد عریاں ہو گیا"۔

(۲) پیدائش میں ایک طرف لکھا ہے۔ کہ یعقوب یا اسرائیل خدا کا برگزیدہ اور نبی تھا۔ مگر دوسری طرف لکھا ہے۔ کہ "یعقوب نے اپنے باپ اسحاق کو آخری عمر میں دھوکا دے کر برکت حاصل کی"۔ پیدائش $\frac{27}{5-29}$ پھر لکھا ہے۔ یعقوب راحل پر عاشق ہو گیا پیدائش $\frac{29}{18-20}$ اسی طرح لکھا ہے۔ کہ یعقوب ساری رات خدا سے کشتی لڑتا رہا اور خدا پر غالب آیا پیدائش $\frac{32}{24-30}$ ان باتوں کو کون تسلیم کریگا۔ کہ یہ الہامی کتاب کی آیات ہیں۔

(۳) کتاب خروج میں لکھا ہے۔ کہ موسیٰ خدا کا نبی اور خدا کا ساتھی تھا اور تمام اسرائیل میں اس کے مانند نبی نہیں گذرا مگر دوسری طرف لکھا ہے۔ موسیٰ نے اہل مصر سے ان کے زیورات عاریتاً مانگے اور ان پر قبضہ کر لیا اور ان کو لوٹا (خروج $\frac{3}{22}$) اس کی تفصیل گنتی $\frac{31}{32-36}$ میں درج ہے غور کریں۔ گیا اس سے وہ عظیم الشان نبی ثابت ہوتے ہیں یا نعوذ باللہ بہت بڑے ڈاکو۔

موجودہ تورات یہودیوں کی تصنیف ہے۔ ... پر خود شاہد ناطق ہے۔ چنانچہ اسلاطین باب ۸ میں لکھا ہے۔ "سلیمان نے اسرائیل کے بزرگوں اور قبیلوں کے سرداروں کو جو بنی اسرائیل کے آبائی خاندانوں کے رئیس تھے اپنے پاس یروشلم میں جمع کیا تاکہ وہ داؤد کے شہر سے جو صیہون ہے خداوند کے عہد کے صندوق کو لے آئیں"۔ پھر لکھا ہے۔ "وہ خداوند کے صندوق کو اور خیمہ اجتماع کو اور اُن سب مقدس ظروف کو جو خیمہ کے اندر تھے لے آئے (اسلاطین $\frac{8}{4}$) آگے لکھا ہے" اور اُس صندوق میں کچھ نہ تھا۔ سوائے پتھر کی ان دو الواح کے جن کو وہاں موسیٰ نے محراب میں رکھ دیا تھا" (اسلاطین $\frac{8}{9}$)

ان تینوں حوالوں سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ صاف الفاظ میں یہ ہے۔ کہ اُس صندوق میں سے جس کے متعلق سلیمان کا خیال تھا۔ کہ اُس میں توریت ہوگی۔ توریت نہ نکلی بلکہ اس کی بجائے پتھر کی دو الواح نکلیں۔

اس کے بعد وہ صندوق بنی اسرائیل کے پاس ہی رہا چنانچہ اسموئیل $\frac{14}{18}$ میں لکھا ہے "اور ساؤل نے اخیاہ سے کہا خدا کا صندوق یہاں لا کیونکہ خدا کا صندوق اس وقت بنی اسرائیل کے ساتھ وہیں تھا"۔

پھر یشوع کی وفات کے بعد تمام بنی اسرائیل کی روحانی حالت خراب ہو گئی قضاۃ $\frac{2}{10-14}$ بلکہ اسلاطین $\frac{11}{10-11}$ کی رو سے نعوذ باللہ سلیمان بھی بت پرست ہو گئے۔ غور کریں کہ اول تو اصل نسخہ تورات ملا ہی نہیں۔ اور جو کچھ ملا۔ وہ صرف پتھر کی دو الواح تھیں۔ پھر تمام بنی اسرائیل کی خراب حالت بلکہ نعوذ باللہ سلیمان کے بت پرست ہونے کے بعد کس طرح تسلیم کر لیا جائے کہ یہ اصل نسخہ تورات ہے۔ حضرت سلیمان کے بعد دس فرقے ایک طرف ہو گئے اور دو فرقے ایک طرف۔ دس فرقے بنی اسرائیل کہلائے اور بقیہ دو بنی یہود۔ بنی اسرائیل کا سردار یربعام ہوا اور بنی یہود کا سردار رحبعام۔ یربعام بنی اسرائیل کا سردار اسلاطین $\frac{12}{33}$ کی رو سے بت پرست ہو گیا اڑھائی سو سال تک یہ قوم بت پرست رہی آٹھ بادشاہ ہوئے سب کے سب کافر اسی وجہ سے خدا نے اسوریوں کو ان پر مسلط کر دیا۔ جنہوں نے لوٹ مار سے انہیں تباہ کر دیا اور باقیوں کو اسیر کر کے لے گئے باقی یہودی بت پرست ہو گئے تھے انہوں نے اسوریوں کے ساتھ رشتہ داریاں کیں اور اُس کے نتیجہ میں ہونے والی اولاد سامری کہلائی۔ یوسیع کے عہد تک یعنی ۷۲۱ قبل مسیح تک یہی حال رہا ان حالات میں تورات کا جو حال ہوا ظاہر ہے ۲ سلاطین $\frac{17}{6-21}$ سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں اس سے کچھ تعلق نہ تھا۔

۲ تواریخ $\frac{8}{11}$ ۲ سلاطین $\frac{22}{8 \text{ تا } 14}$ میں ذکر ہے۔ کہ توریت پھر مل گئی یعنی یوسیاہ کے عہد میں جب ساری قوم بت پرست ہو چکی تھی اور یوروشلم لوٹا جا چکا تھا تو یوسیاہ کے عہد میں یہ توریت کہاں سے ملی۔ جبکہ وہ گم ہو چکی تھی اور اُس کا کچھ پتہ نہ ملتا تھا۔

محولہ بالا حوالوں سے ثابت ہے۔ کہ یوسیاہ بادشاہ کے عہد تک تورات گم تھی۔ مگر خلقیاہ کاہن نے یوسیاہ بادشاہ کے سامنے ایک نسخہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مجھے ہیکل سلیمانی سے دستیاب ہوا ہے۔ دوسری طرف یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ان ایام میں بنی اسرائیل کے کاہن اور یہودی نہایت ہی گرے ہوئے اخلاق رکھتے تھے۔ ان حالات میں کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہی اصلی تورات ہے۔ (محمد اسحاق صوفی واقف زندگی)

لجنہ محلہ دارالبرکات کو اعلیٰ کارکردگی پر انعام اور سند خوشنودی

۳۰ فروری کے مبارک دن کی تقریب پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے لجنہ اماء اللہ محلہ دارالبرکات کو ۱۹۴۵ء میں قادیان کے سب محلوں سے اچھا کام کرنے کے صلہ میں تفسیر کبیر کی ایک جلد بطور انعام عطا فرمائی۔ اس موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے دست مبارک کی لکھی ہوئی حسب ذیل تحریر بھی دی گئی۔ "مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ دارالبرکات نے گذشتہ سال میں سب محلوں کی لجناؤں سے اچھا کام کیا ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ میں ان کی اس اعلیٰ کارکردگی پر چند سطور بطور یادگار لکھ کر دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ دوسری لجناؤں کو بھی اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی توفیق بخشے"۔ والسلام مرزا محمود احمد

میں تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کی خوشنودی کو ہمارے لئے بابرکت بنائے اور ہمیں پہلے سے بھی زیادہ ... فرائض منصبی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ صدر دارالبرکات حلقہ نمبر ۴ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ المصلح الموعود کو

خدا تعالیٰ نے اولوالعزم قرار دیکر اولوالعزم ثابت کر دیا

احمدیت کی تیس سالہ تاریخ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ ۳۰ سالہ تاریخ مرقع ہے ان عظیم بالشان واقعات اور حیرت انگیز کوائف کا جن میں سے ہر ایک حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی اولوالعزمی شان کا آئینہ دار ہے۔

حیرت زا منظر

ذرا سوچو تو کتنا حیرت زا تھا وہ منظر جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات پر جماعت کے سامنے آئے جبکہ خلافت کا سرے سے انکار کیا جا رہا تھا۔ جبکہ علم بغاوت بلند کرنے والے اپنے وقار اور مزعومہ علم کے نشہ و غرور میں بے خود کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے جبکہ جماعت احمدیہ کا ایک حصہ ان کے مسموم پروپیگنڈا کا شکار ہو کر خلافت ایسی سرمدی نعمت کو نعوذ باللہ ایک ابدی لعنت اور غلامی کا طوق تصور کر بیٹھا تھا۔ اس بطل جلیل کو مملکت آسمانی سے فرشتوں نے ان تمام سموم کا تریاق بنا کر کھڑا کیا۔ اور اس کی مساعی جمیلہ سے قدوسیوں کے قلوب فدائیت کی سرشار روح کے ساتھ آپ کے آگے ایک تعجب انگیز رنگ میں جھک گئے۔

ابتلاؤں اور مخالفتوں کے خوفناک طوفان

ہر بہتر انعام کے حصول سے پہلے کئی ابتلاؤں اور مخالفتوں کے خوفناک طوفانوں سے دوچار ہو کر اس بلند مقام پر سرفرازی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ پھر اس کے حصول کے بعد دنیا داروں کی نگاہیں حیرت و استعجاب کے اس بلند ترین مقام کو خاطر میں نہ لا کر زبان طعن دراز کرنا اپنا فرض اولین قرار دیتی ہیں ایسا ہی ہوا ہمارے اولوالعزم امام ایدہ اللہ الودود کے خلیفہ بننے سے قبل مخالفین نے مقدور بھر مخالفت اور فتنے برپا کئے۔ لیکن خدا کے کاموں کو کون ہے جو روک سکے۔ جب حضور کو خدا تعالیٰ نے اس عظیم الشان مقام پر سرفراز کیا۔ تو یہی پیغامی اپنی جلو میں ہر مفسد انجمن۔ سوسائٹی اور گروہ کو لے کر حقد و عناد کے مسموم تیر چلانے لگے۔ اور آتش غضب سے بھڑک کر انہوں نے متفقہ مخالفت کی ٹھانی۔ اور ہر طرف سے احمدیت کے خلاف خطرناک فتنوں کا ایک باب کھل گیا۔ یہ وہ وقت تھا۔ جبکہ سیاہ بادل آسمان احمدیت پر منڈلا رہے تھے۔ اور ایک نبی کی جماعت کا مستقبل باوجود ایک روشن تعلیم کی موجودگی کے خطرے میں پڑا ہوا تھا۔ اگر ایک طرف احرار نے اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ پیہم و مستواصل طاغوتی کوششوں کو روا رکھا۔ اور اس مقدس سلسلہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے زور لگایا۔ تو حکومت کے بعض افسروں نے بھی ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور ہر ممکن امداد کی۔ اہل پیغام جو اس تاک میں تھے۔ کہ مخالفتوں کے طوفان اٹھے۔ اور وہ بھی اس میں کود کر اپنی تمام تر مساعی کو تخریب احمدیت و خلافت میں صرف کر دیں۔ انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور اپنے تمام بھائی بندوں کو ساتھ ملا کر اور سب سے یک زبان ہو کر کہا آؤ اس چھوٹی سی حقیر جماعت کو دم بھر میں مٹا دیں پیوند خاک کر دیں۔ پھر اس کے استیصال میں جان توڑ کوششیں بھی کیں۔

خدائی تائید و نصرت کا کرشمہ

لیکن اس اولوالعزم وجود اس مقدس انسان اس "مسیحی نفس" اور "جلال الٰہی کے مظہر" نے جس کو اس کے محبوب نے اپنی "رحمت و غیوری" اور "کلمۂ تمجید" سے بھیجا۔ جو خدا کی دی ہوئی توفیق سے اپنی جلالی شان میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کھڑا ہوا اٹھا۔ اور اس سیل بلا سے جس سے سلسلہ کی ناؤ کو گزارنا ایک مشکل ترین مرحلہ تھا۔ نہایت شان کے ساتھ ایک رسم و راہ منزل سے باخبر ناخدا اور روشن ضمیر رہنما کی طرح گزارتا چلا گیا۔ طوفانوں کی دیو ہیکل موجوں کا اپنے متبسم اور حسین چہرہ سے استقبال کرتا ہوا۔ بانیل مرام فرخنداں و شاداں گزر گیا۔ کیا اس کی مثال موجودہ زمانہ میں کہیں مل سکتی ہے۔ اور کیا یہ سب انسانی طاقتوں کا کرشمہ ہو سکتا ہے۔ یہ محض خدائی تائید و نصرت تھی جس کے سہارے ایک طرف تو آپ نے جماعت کے قلوب کو سکینت سے معمور کر کے مصائب سے دوچار ہونے اور ابتلاؤں کو برداشت کرنے کے لئے تیار کر دیا۔ اور دوسری طرف مخالفین کے سامنے اپنی اولوالعزمی کا ایسا فقید المثال منظر پیش کیا کہ ہر طرف سے مرحبا کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ آپ ہی کا کام تھا۔ کہ آپ کے فقید المثال تدبیر اور روحانی طاقت سے ہر دشمن کو ناکام رکھا حضور نے ہر مشکل کے وقت مشکل کشائی فرمائی۔ ہر تکلیف کے وقت تسکین دی۔ ہر زخم پر مرہم لگائی اور ہر ابتلاء پر رحمت و برکت کا نشان بنے حضور کے دم قدم سے فضاء میں ایسی دلکشی اور رونق پیدا ہو گئی کہ امن و سکون کی جانفزا نسیم خلافت کی حسین بانسری سے گزر کر سلامتی کا نغمہ پیدا کرنے لگی۔

غرضکہ اولوالعزم محمود ایدہ اللہ الودود ہر میدان میں آزمایا گیا اور ہر دفعہ وہ مظفر و منصور ہوا تمام دنیا نے دیکھ لیا کہ جس کے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مطابق وہ اولوالعزم قرار پایا اور قوموں کی سرداری کا شرف اسے ملا۔ جس نے آپ کو گرانا چاہا وہ ضرور قعر مذلت میں گرا۔ جنہیں اپنے علم پر ناز تھا وہ جاہل مطلق ثابت ہوئے۔ جنہیں حسن تدبیر اور جماعتی نظام کے چلانے کا دعویٰ تھا وہ طفل مکتب ثابت ہوئے خدا تعالیٰ نے آپ کو اولوالعزمی کا تاج پہنا کر مسند اور تخت پر بٹھایا۔ اور آپ کے مبارک ہاتھوں پر اسلام کی شاندار فتوحات کو مقدر کر دیا مسئلہ خلافت نہ صرف ضروری بلکہ صد ہزار برکات و افضال کا باعث بنا۔ اس کا انکار کرنے والوں کو ابدی لعنت و ذلت کے گڑھے میں گرا دیا۔

عام مخلوق سے ہمدردی

پھر احمدیت کی تاریخ میں حضور کی اولوالعزمی کا ثبوت ان کوائف سے بھی ملتا ہے۔ جو حضور نے عام لوگوں کے لئے سرانجام دیئے اور بنی نوع انسان کی بہبودی و بہتری کے لئے ہمدردی کے سچے جذبہ کے ساتھ عمل میں لائے آپ نے فتنہ و فساد کی روح کو کچلنے کے لئے اور ہندوستان کی فضاء کو امن و سکون سے معمور کرنے کے لئے جو قابل تحسین جدوجہد فرمائی وہ رہتی دنیا تک حضور کی اولوالعزمی کا ثبوت ہے۔

جماعت کی تربیت اور دنیا میں تبلیغ اسلام

آپ نے اپنی جماعت کو موجودہ دہریت و الحاد کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار کیا اور اطاعت کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ جماعت آپ کی ہر آواز پر سر تسلیم خم کرنا اپنی سعادت سمجھتی ہے۔ پھر آپ نے عنان خلافت ہاتھ میں لیتے ہی اپنے خدام کو دلائل حقہ اور براہین ساطعہ عطا کر کے تمام دنیا میں آفتاب اسلام کی ضیا پاشیوں کے لئے پھیلانا شروع فرما دیا اور آج انگلستان۔ جرمن۔ سپین۔ اٹلی۔ ہالینڈ۔ یوگوسلاویہ۔ ہنگری۔ پولینڈ۔ روس۔ آسٹریا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ۔ برازیل۔ ارجنٹائن۔ مصر۔ مشرقی افریقہ۔ سیرالیون۔ ماریشس۔ مراکش۔ فلپائن۔ سماٹرا۔ عراق عرب۔ موصل۔ جاوا۔ چین۔ جاپان۔ ایران۔ افغانستان وغیرہ میں حضور کے جان نثار اور فدائی سرفروشانہ تبلیغ میں مصروف ہیں۔

پھر دہریت کے محلات کو کھوکھلا کرنے کے لئے آپ نے اسلامی کلچر اور اسلامی نظام کی ایسی مستحکم بنیادیں قائم فرمائیں۔ کہ جنہیں کوئی ہلا نہیں سکتا۔ پھر عقائد و ایمانیات اخلاق و روحانیات سیاست و معاشیات۔ تمدن و اقتصادیات کے ایسے دریا بہائے اور علم و عرفان کے ایسے چشمے جاری فرمائے کہ بڑے بڑے مدبر انگشت بدندان ہو کر رہ گئے۔

ہندوستان کی آزادی

پھر آپ نے ہندوستان کی آزادی کے لئے ہندوستان اور انگلستان کے مایہ ناز ارباب سیاست کی توجہات ایسی معقولیت کے ساتھ مبذول کرائیں۔ کہ سیاستدان عش عش کر اٹھے۔

ایک نہایت ہی نازک وقت میں آپ نے مسلمانوں کو ایک خطرناک سیاسی غلطی اور ہلاکت آفرین مقام سے بچانے کے لئے ترک موالات اور ہجرت کے خطرات سے آگاہ فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ تحریک اسلام کی پاکیزہ تعلیم اور عصر حاضرہ کی مقتضیات کے بالکل خلاف ہے۔ اور مسلمانان ہند کو ارض ہند سے نیست و نابود کرنے کی ایک سیاسی چال۔

غرضکہ گذشتہ ۳۰ سالہ دور خلافت ثانیہ کے کوائف پر اگر سطحی نظر بھی ڈالی جائے۔ تو قدم قدم پر حضور کی اولوالعزمی کے حیرت انگیز واقعات ملتے ہیں۔ اور مخالفین کے مقابل خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قوتوں اس کی ربوبیت کے خزانوں کی وسعتوں اور انعامات کے بحر بیکراں کی پہنائیوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔

غیر معمولی کامیابیوں کے متعلق قبل از وقت اعلان

ان غیر معمولی کارناموں کی اہمیت اس وقت بہت بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہر قدم پر اپنی غیر معمولی کامیابی کا اعلان اور اپنے مخالفین کی ناکامی کی خبر اس وقت شائع فرما دی تھی۔ جب خدا تعالےٰ نے جماعت کی راہ نمائی اور دنیا کی ہدایت کی ذمہ واری آپ کے سپرد کی تھی۔ اور جب کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ آپ کو اس قدر شاندار اور غیر معمولی کامیابیاں حاصل ہونگی۔ چنانچہ حضور نے زمام خلافت ہاتھ میں لیتے ہی جو اعلان فرمایا۔ وہ یہ تھا۔

"مجھے انسانوں کے خیالات کی پروا نہیں خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے کامیاب کرے گا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیاب ہوں گا اور میرا دشمن مجھ پر غالب نہ آسکے گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے پوشیدہ در پوشیدہ حکمتوں کے ماتحت جن کو میں خود بھی نہیں سمجھتا ایک پہاڑ بنایا ہے۔ پس وہ جو مجھ سے ٹکراتا ہے۔ اپنا سر پھوڑتا ہے۔ میں نالائق ہوں۔ اس سے مجھے انکار نہیں۔ میں کم علم ہوں اس سے میں ناواقف نہیں۔ میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اقرار ہے۔ میں کمزور ہوں۔ اس کو میں جانتا ہوں۔ لیکن میں کیا کروں۔ کہ میرے خلیفہ بنانے میں خدا نے مجھ سے نہیں پوچھا۔ اور نہ وہ اپنے کاموں میں میرے مشورے کا محتاج ہے۔ میں اپنے ضعف کو دیکھ کر خود حیران ہو جاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کیوں چنا۔ اور میں اپنے نفس کے اندر ایک بھی ایسی خوبی نہیں پاتا۔ جس کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کے احسان کا مستحق سمجھا گیا۔ مگر باوجود اس کے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اس کام پر مقرر فرما دیا ہے۔ اور وہ میری ان راہوں سے مدد فرماتا ہے۔ جو میرے ذہن میں بھی نہیں ہوتیں۔ جب کل اسباب میرے خلاف تھے۔ جب جماعت کے بڑے بڑے لوگ میرے خلاف اعلان کر رہے تھے۔ اور جن کو بڑا خیال کرتے تھے۔ وہ سب میرے گرانے کے درپے تھے۔ اس وقت میں حیران تھا۔ لیکن سب کچھ میرا رب آپ کر رہا تھا۔ اس نے مجھے اطلاعیں دیں۔ اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور میرے دل کو تسلی دینے کے لئے نشان پر نشان دکھایا۔ امور غیبیہ سے مجھے اطلاع دے کر اس بات کو پایۂ ثبوت کو پہنچایا۔ کہ جس کام پر میں کھڑا کیا گیا ہوں۔ وہ اس کی طرف سے ہے۔" (القول الفصل صہ ۵۷)

پس وہ جسے الہام الٰہی میں اولوالعزم کہا گیا تھا۔ اولوالعزم ثابت ہوا۔ الحمد للہ۔ اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود خدا تعالیٰ نے آپ کے مقصد عظیم کو پورا کیا۔

خاکسار ملک نذیر احمدؐ ریاض طبیب انچارج علاج گھر قادیان۔

اعلان ضرورت کلرک

دفتر ریویو انگریزی اردو کے لئے ایک تجربہ کار کلرک کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ امیدوار مولوی فاضل اور انگریزی کا میٹرک ہو۔ اور دفتری مراسلت کا تجربہ رکھتا ہو۔ ۵۰-۲-۳۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ اور ابتدائی تنخواہ ۳۰ + ۹½ جنگ الاؤنس دیا جائے گا۔ یکم مارچ ۱۹۴۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں آنی چاہئیں۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

ذرہ نوازی کا شکریہ

سونگڑہ - ۱۶ فروری (بذریعہ ڈاک) جماعت احمدیہ سونگڑہ کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت امیر جماعت آج منعقد ہوا۔ جس میں ذیل کی قرارداد پاس کی گئی۔ اور یہ بات بھی بالاتفاق رائے پاس ہوئی۔ کہ اس قرارداد کی ایک ایک نقل بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناظر صاحب اعلیٰ و ناظر صاحب امور عامہ و ایڈیٹر صاحب اخبار "الفضل" بھیجی جائے۔

قرارداد حسب ذیل ہے

جماعت احمدیہ سونگڑہ جو اپنے امام و پیشوا خلیفہ برحق مصلح موعود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بے حد رہین منت و احسان ہے۔ اور آج اس غیر معمولی جلسہ میں حضور کی خدمت اقدس میں اپنی انتہائی عقیدت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ حضور اقدس نے ازراہ ذرہ نوازی اس غریب جماعت کو پانچ سو روپیہ کی بروقت امداد عطا فرما کر ہمارے دلوں کو شکریہ سے لبریز فرما دیا ہے۔ نیز یہ جماعت ناظر صاحب اعلیٰ اور ناظر صاحب امور عامہ کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے ہماری حالت زار صحیح طور پر حضور کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کی عمر و اقبال میں بیش از بیش ترقی عطا کرے۔ اور حضور اقدس کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار سید ضیاء الحق عفی عنہ
امیر انجمن احمدیہ سونگڑہ ضلع کٹک

کیا؟

کیا آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال کا وعدہ لکھوا چکے ہیں؟ اگر نہیں۔ تو فوری توجہ فرما کر وعدہ لکھوا لیں۔ کیونکہ وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے۔

کیا آپ نے دفتر دوم کے سال دوم میں وعدہ کر لیا؟ اگر نہیں تو آپ کو انتظار کس بات کا ہے۔ دفتر دوم کے سال دوم میں شمولیت کے لئے کم سے کم ایک ماہ کی آمد کا نصف دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس سے زیادہ کی توفیق ہو۔ تو ¾ یا پوری ایک ماہ کی آمد دینا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ایڈریس مطلوب ہے

بابو محمدؐ اشرف خاں صاحب ولد کرامت اللہ خاں صاحب ساکن فیروز پور جن کا اکتوبر ۱۹۳۱ء میں ایڈریس مندرجہ ذیل تھا۔ کا موجودہ ایڈریس دفتر ہذا کو درکار ہے۔
محمدؐ اشرف خاں صاحب سٹور کیپر آئی-اے-ایس-سی (ایم-ٹی) ایچ-آر-ایس کلاس I چک لالہ۔

جس دوست کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو۔ وہ یا اگر خود بابو صاحب موصوف کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو وہ خود براہ مہربانی بہت جلد دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر برموقع مجلس مشاورت ۱۳۱۹ ہش کا وہ حصہ جو انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ کی نسبت نہایت اہم ہدایات پر مشتمل ہے۔ اخبار الفضل مورخہ ۲ فروری ۱۹۴۶ء میں جماعتیں مطالعہ کر چکی ہوں گی۔ ان ہدایات اور مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعتیں جلد تر اپنے نمائندگان کے انتخاب سے مطلع فرماویں۔

(۱) نمائندہ مخلص اور صاحب الرائے ہو (۲) نمائندہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔ (۳) شعار اسلامی کا پابند ہو۔ یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔ (۴) طالب علم نہ ہو (۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو (بقایادار قواعد بیت المال کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو) (۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو وہ ۲ نمائندے
" " " " " " ۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو " ۳ "
" " " " " " ۱۰۱ سے ۲۰۰ " " ۴ "
" " " " " " ۲۰۱ " ۵۰۰ " " ۶ "
" " " " " " ۵۰۱ " ۱۰۰۰ " " ۸ "
" " " " " " ۱۰۰۰ سے زائد ہو " ۱۲ "

اس نسبت میں سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہوں گے۔ یعنی اگر ایک جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے۔ تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم ہدایت یہ ہے۔ کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جاوے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے (جیسی صورت ہو) نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

ہندوستانی بھرتی دوبارہ کھل گئی

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ بعد جنگ کی ہندوستانی فوج کے لئے اب بھرتی دوبارہ شروع ہو گئی ہے فوج کے ہر شعبہ کیلئے جن میں فنی کام بھی شامل ہیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جب تک بعد جنگ کی ہندوستانی فوج کی تنخواہ کا اعلان نہیں ہوتا۔ بھرتی ہونے والوں کو عارضی طور پر مروجہ شرحوں کے مطابق تنخواہ دی جائیگی۔ اس کے بعد ان لوگوں کو نئی شرح سے تنخواہ ملا کرے گی۔

بھرتی کے وقت رنگروٹوں کی عمر عموماً ۱۷ سال سے کم اور ۳۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن خاص حالات میں ۲۵ سال کی عمر تک کے نوجوان اور غیر مصافی بھرتی ہوئے سپاہیوں کی صورت میں ۳۵ سال تک کے لوگ بھرتی ہو سکتے ہیں۔

یہ بھرتی مشترکہ جنگی اور محفوظ سروس کیلئے ۱۵ سال کیلئے ہو گی۔ اس عرصہ میں سے ۵ سال رجمنٹ کے ساتھ گزارنے ہونگے۔ دوم فہرست۔ مصافی سپاہی ۵ سال کے عرصہ کے لئے براہ بھرتی ہوتے ہیں۔ لڑکوں کے لئے تنخواہ کی جو شرحیں اس وقت ہیں۔ ان شرحوں پر ۱۵ سال کے لڑکے بھی بطور[*]

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی لاعلمی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حال ہی میں یہ دعویٰ کیا کہ:۔

"مرزا صاحب کی کسی تحریر کا حوالہ پوچھنا ہو۔ تو ہم سے پوچھ لیا کریں" (اہل حدیث ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء) مگر اس کے بعد ایک ہفتہ نہیں گذرا کہ اپنے اس دعویٰ کا بطلان پیش کر دیا۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے۔ کہ جب میں ۱۹۰۳ء میں قادیان گفتگو کے لئے گیا۔ تو مجھے ایک خط لکھوایا گیا

"اس خط میں لکھا تھا۔ کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ مولویوں سے مباحثہ نہیں کروں گا۔ حالانکہ جھوٹ سراپا کذب اور افترا ہے۔ جو مرزائی اس دعوے کا ثبوت دے۔ ہم اس کو ۱۰۰ روپیہ انعام دینے کا اعلان کئی دفعہ کر چکے ہیں" (اہل حدیث یکم فروری ۱۹۴۶ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب جب ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "ثلاث کذبات" یعنی تین جھوٹ بولنے والا قرار دے سکتے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر "جھوٹ سراپا اور کذب اور افترا" کا الزام لگانا ان کے لئے کونسی بڑی بات ہے۔ خاص کر اس لئے کہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں کہ

انجیل کے طور پر بحث ہوئی ان پر تمام ان کے جو جھگڑے ہیں ان میں سب نبی ہیں حصہ دار پھر دوبارہ آ گئی اخبار میں رسم یہود پھر مسیح وقت کے دشمن ہوئے یہ جبہ دار

بہرحال مولوی صاحب ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالجات بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف ایک مشہور حوالہ بتانے پر بمقصد ۱۰۰ روپیہ کا انعام رکھتے ہیں۔ اور دل العمر کی منازل طے کرتے ہوئے لکیلا یعلم من بعد علم شیئا کا مظاہرہ نہیں تو اور کیا ہے۔

ہم مولوی صاحب کے چیلنج کے انعامی حصہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے محض اظہار حق کے لئے یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ مولوی صاحب کے نام خط میں تحریر کیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب انجام آتھم میں ۱۸۹۶ء میں اعلان فرمایا

الیوم قضینا ما کان علینا من التبلیغات وعصمنا انفسنا من ماثم ترک الواجبات والآن نصرف الوجہ عن ھذہ المباحثات الا ما ینفی لبس السائلین او سائلات وعن منازل المخاطب العلماء بعد ھذہ التوضیحات ولو سبونا کمالہم من قبل من العادات

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۲)

یعنی ہمارے اوپر جو فرض تبلیغ واجب تھا وہ آج ہم پورا کر چکے ہیں۔ اور اپنے نفس کو از گناہ ترک واجب محفوظ رکھتے ہیں۔ اور وہ وقت آ گیا ہے۔ کہ ہم ان زبانی مباحثات سے اپنی توجہ ہٹا لیں۔ بجز اس کے کہ جو سائلوں کے شبہات کو دور کرے اور ہم نے مقصد کر لیا ہے۔ کہ اب ان توضیحات کے بعد علماء کو مخاطب نہ کریں۔ اگرچہ وہ ہمیں دشنام دہی سے یاد کریں جیسا کہ قبل ازیں انہوں نے اپنی عادت دکھائی ہے۔

اس عربی عبارت کے علاوہ ایک اور اشتہار میں بھی تحریر فرما چکے تھے کہ:۔

"چونکہ میں اپنی کتاب انجام آتھم کے اخیر میں وعدہ کر چکا ہوں کہ آئندہ کسی ملا دغیرہ کے ساتھ زبانی بحث نہیں کرونگا۔ اسلئے پیر مہر علیشاہ صاحب کی درخواست زبانی بحث کی جو میرے پاس پہنچی۔ میں کسی طرح اس کو منظور نہیں کر سکتا۔ افسوس کہ انہوں نے محض دہوکہ دہی کے طور پر باوجود اس علم کے کہ میں ایسی زبانی بحثوں سے برکنار رہنے کیلئے جنکا نتیجہ اچھا نہیں نکلا۔ خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ میں ایسے مباحثات سے دور رہونگا پھر بھی مجھ سے بحث کرنے کی درخواست کر دی" (اشتہار اندرون ٹائیٹل تحفہ گولڑویہ)

ان عبارات کے ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان پہنچ کر زبانی بحث کیلئے کوشش کرنا محض جاہلانہ تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بوجہ اپنے وعدے کے زبانی مباحثہ سے پرہیز اور تحریری شبہات کا دور کرنے کا طریق یعنی انجام آتھم کی تحریر کے موافق تھا۔ مگر مولوی صاحب[*]

[*] بجائے تحریری طور پر شبہات حل کرنے کے احتراز کیا۔ اور بحث کی طرح ڈالنی چاہی جو طریق ناجائز تھا۔

[*] بھرتی ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کی سروس تسلی بخش ثابت ہوئی۔ تو ۱۷ سال کا ہونے پر انہیں سپاہی بنا دیا جائیگا

اسلام تمہاری آنکھوں کے سامنے خاک میں پڑا ہے

زین العابدین کی طرح بیمار و بےکس یزید کی فوجوں کے گھیرے کے سبب سہما ہوا

احمدی جانباز سپاہیو! میدان کارزار میں اترنے میں اب کیا دیر ہے؟

اسلام اور مسلمانوں کی بےکسی اور بےبسی پوشیدہ نہیں۔ لاکھوں مغربی فلسفہ کے علمبردار۔ ہزارہا چالاک پادری۔ اور سینکڑوں آریہ سماجی دین متین کی تکذیب میں مصروف ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کو اخلاقی۔ معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے منافی بتلاتے ہیں۔ اور ایسے ایسے بدفطرت لوگ جنہیں بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں۔ سرور کائنات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نکتہ چینی کرتے ہیں۔ نام نہاد مسلمانوں کی پستی کا یہ عالم ہے۔ کہ منہ سے تو وہ جہاد۔ جہاد کا شور برپا کرتے ہیں۔ لیکن ان فتنوں کے ازالہ سے بالکل غافل پڑے ہیں۔ بلکہ بعض علماء بھی مغربی فلسفہ سے اتنے مرعوب ہیں۔ کہ بعض اسلامی تعلیمات کو غیر مکمل اور وقتی تسلیم کر کے معذرت لکھتے ہیں۔ ایسے مسلمانوں سے دین کی حمایت اور ان فتنوں کے ازالہ کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اس آڑے وقت میں اگر خدا تعالےٰ مدد نہ فرماتا تو اسلام اور مسلمان ذلت اور غلامی سے کبھی نکل نہ سکتے۔

لیکن خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون۔ اور اس کے مطابق خدائے قادر و توانا نے ان فتنوں کا سر کچلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین و دلائل کا وہ چشمہ جاری فرمایا۔ جس سے اسلام کی فوقیت اور برتری روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی۔ اور اپنے متبعین کو وہ علم کلام بخشا۔ اور دلائل کا وہ خزانہ عطا فرمایا۔ کہ جس کے سامنے کوئی فتنہ ٹھہر نہیں سکتا۔ اب اگر ہم اس علم کلام اور براہین سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اور اپنے اپنے ماحول میں لوگوں کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش نہ کریں۔ تو یقیناً ہم اس غفلت اور لاپرواہی کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

مغربی فلسفہ روسی کمیونسٹ تحریک کے نئے روپ میں ایک نئے جوش کے ساتھ ہندوستان میں بھی لامذہبیت کی رو پیدا کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ پس آؤ ہم سب اپنے رشتہ دار، عزیز، دوست اور پڑوسی کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کر لیں۔ تا یہ زہرناک ہوا ان پر اثر نہ کر سکے۔ جنوری ۱۹۴۶ء میں جن دوستوں کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ کاش ہر ایک احمدی یہ کوشش کرے کہ اس کے ذریعہ ہر مہینہ کم از کم ایک آدمی تو احمدی بن جائے۔

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
۱	جناب مولوی روشن الدین صاحب انچارج دار التبلیغ ملیبار	۶	۱۱	جناب احمد حسین شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ نورنگ	۲	۲۳	جناب مظفر احمد صاحب ٹیکسلا	۱	۳۴	جناب فضل محمد خانصاحب کانپوری حال قادیان	۱
۲	" محمد حسین صاحب سیکرٹری جماعت بدوملہی سیالکوٹ	۵	۱۲	" ماسٹر صابر علی صاحب لنگر کے ضلع سیالکوٹ	۱	۲۴	" حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد	۱	۳۵	" نور محمد صاحب محافظ خاص	۱
۳	" سلطان علی صاحب سیکرٹری مال [illegible]	۵	۱۳	" ملک جمال الدین صاحب سیور چھاؤنی	۱	۲۵	" سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال	۱	۳۶	" منشی محمد عبد اللہ صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۱
۴	" محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری جماعت [illegible]	۳	۱۴	" رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال بھڈیال	۱	۲۶	" مستری غلام محمد صاحب ریٹائرڈ [illegible] ضلع منٹگمری	۱	۳۷	" محمد عبد اللہ خانصاحب چک چہور ۱۱۷	۱
۵	" مومن حسین خانصاحب حیدرآباد دکن	۳	۱۵	" سردار حق نواز خانصاحب دار الفضل	۱	۲۷	" محمد ابراہیم صاحب منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ	۱	۳۸	" محمد خانصاحب مدرس تحصیل چکوال	۱
۶	" مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری - مبلغ	۴	۱۶	" مستری فقیر محمد صاحب قادر آباد ضلع گورداسپور	۱	۲۸	" صدر دین صاحب امیر جماعت احمدیہ مونگ	۱	۳۹	" شریف احمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۱
۷	" میر ولی صاحب ہزاروی مقامی تبلیغ	۳	۱۷	" چوہدری شکر الٰہی صاحب دہلی	۱	۲۹	" محمد طفیل صاحب جنگلاں ضلع گورداسپور	۱	۴۰	" میر امان اللہ صاحب اوورسیر بہادر راجپوتانہ	۱
۸	" سید فضل محمد شاہ صاحب محرر جنگلی قادیان	۳	۱۸	" احمد الدین صاحب سیکرٹری مال ڈنگہ	۱	۳۰	" محمد سعید صاحب متعلم دیہاتی مبلغین کلاس	۱	۴۱	" شکر الدین صاحب اول مدرس اٹھوال	۱
۹	" بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید مہتمم انہار شجاع آباد ڈویژن ملتان	۲	۱۹	" لیفٹیننٹ اے کے باجوہ صاحب	۱	۳۱	" ملک فتح محمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دار البرکات	۱	۴۲	" محمد منشی خانصاحب مقامی تبلیغ	۱
۱۰	" خواجہ صدر الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ سرینگر کشمیر	۲	۲۰	" سید محمد عبد الرحیم صاحب صدیقی لدھیانہ	۱	۳۲	" عبد الغنی صاحب محلہ اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ	۱	۴۳	" مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ	۱
			۲۱	" محمد یوسف صاحب پھپھوری شہانہ	۱	۳۳	" عبد الحق صاحب سکنہ کھارا ضلع گورداسپور	۱	۴۴	" حکیم احمد الدین صاحب دیہاتی مبلغ	۱
			۲۲	" بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری بنگلور	۱						

قدیم چینی تہذیب وتمدن

ذیل میں چینی تہذیب وتمدن کے متعلق محققانہ مضمون معزز معاصر "ریاست" سے شکریہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ ہمارے مبلغین کو کچھ نہ کچھ چین کے قدیم تاریخی اور مذہبی حالات معلوم ہوسکیں۔ ایڈیٹر

چینی تہذیب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ دنیا کی سب سے پرانی تہذیب ہے، اور آج بھی اس پر ہم مغربی تہذیب کا اثر بہت کم پاتے ہیں۔

چینی قوم کے وجود میں آنے کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے آباواجداد اس علاقہ سے چل کر جو بحیرہ کیسپین کے جنوب میں واقع ہے ۲۵ ویں صدی قبل مسیح میں چین میں داخل ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ دجلہ اور فرات کی وادی کے رہنے والے تھے۔ بہرحال اس قدر یقینی ہے کہ یہ لوگ تین شان اور التی پہاڑوں کے دروں سے گزر کر ہوانگ ہو کی وادی میں داخل ہوئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے خانہ بدوشی کی زندگی کو چھوڑ کر اس ملک کو اپنا وطن بنا لیا۔ اور وہاں کے قدیم باشندوں کو ان کے گھروں سے اسی طرح نکال دیا جس طرح آریوں نے ہندوستان کے قدیم باشندوں کو نکالا تھا۔ اور جیسے یہاں آجتک قدیمی رہنے والوں کے آثار چند جنگلی قبائل میں ملتے ہیں۔ اسی طرح وہاں بھی بعض قبیلے ان لوگوں کے اب تک موجود ہیں۔

نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ چین کے شمال ومغرب میں ریگستانی میدان اور پہاڑ ہیں۔ اور جنوب مشرق میں سمندر۔ یہی سبب ہے کہ چینی تہذیب کا دوسری قوموں پر۔ اور ان کی تہذیب کا چینیوں پر بہت کم اثر ہوا۔ چین کی تاریخ میں دریا ہوانگ ہو اور ینگسی کیانگ خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ہوانگ ہو تین ہزار میل سے زیادہ لمبا ہے اور سب سے پہلے جب چینی اس ملک میں داخل ہوئے۔ تو اسی دریا کے کنارے کنارے بڑھتے اور بستے چلے گئے۔ چنانچہ اسی کی وادی میں چینی تہذیب کی پیدائش اور نشوونما ہوئی۔ اس دریا میں جب طغیانی آتی ہے۔ تو سینکڑوں میل تک کے رہنے والے تباہ ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اس کو چین کی موت بھی کہتے ہیں۔ ینگسی کیانگ یا

سنہرے ریتے کا دریا چین کے درمیان میں سے ہوکر گزرتا ہے۔ ۳۲۰۰ میل لمبا ہے اور ہر زمانہ میں اس کے کنارے پر بڑے بڑے شہر آباد ہوئے ہیں۔ آج بھی نانکنگ۔ ہانکو اور چنکنگ اسی کے کنارے پر آباد ہیں۔

چینیوں کا خیال ہے کہ دنیا کی پیدائش کو ۰۰۰،۸۰ و ۲۲ سال ہوئے۔ پہلی ہستی جو وجود میں آئی وہ پانکو کی تھی۔ اسی نے ۱۸۰۰۰ سال کی مدت میں زمین وآسمان بنائے۔ اور اس کے بعد تین ہستیوں کا اور ذکر ہے۔ جو ہزاروں سال کی محنت کے بعد دنیا کو موجودہ شکل دینے میں کامیاب ہوئیں۔ یوجاؤ نے جو ان کے بعد آیا۔ انسان کو مکانات میں رہنا سکھلایا۔ اس سے پہلے وہ غاروں میں رہتا تھا۔ سب سے پہلا شخص جس نے آگ کا استعمال کیا۔ وہ سوئی جین تھا۔ اس کا اثر تہذیب پر بہت ہوا۔ اس لئے کہ اب انسان نے درندگی اور کچا گوشت چھوڑ کر پکا ہوا کھانا شروع کر دیا۔ اسی نے گنتی سکھلائی اور یہ بتایا۔ کہ رسی کے ٹکڑے میں گانٹھیں لگا کر آدمی حساب لگا سکتا ہے۔

روایات وقصص یا ناقابل اعتبار تاریخ کے دور کو چینی "پانچ بادشاہوں کا زمانہ" کہتے ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا فوشی تھا جس نے ایک طرف تو لوگوں کو مچھلیاں پکڑنا اور جانوروں کا پالنا سکھایا۔ اور دوسری طرف بین اور بانسری بجا کر گانا۔ اسی نے سب سے پہلے شادی کرنے کا قانون جاری کیا۔ لیکن اس کا سب سے شاندار کارنامہ یہ تھا۔ کہ اس نے تصویروں کے ذریعہ سے لکھنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ اور اس کا مشہور قصہ یہ ہے۔ کہ زرد دریا میں سے ایک اژدہا نکلا۔ اور اس نے فوشی کو ایک تحریر دی فوشی نے اس کو دیکھ کر وہ آٹھ شکلیں بنائیں جن کو چینی پاکوا کہتے ہیں۔ اور جن کے ذریعہ سے ان کی زبان نے تحریر کا لباس پہنا ہے۔ ان تمام کارناموں کی بنا پر فوشی چینیوں میں بڑی عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

پانچ بادشاہوں میں دوسرا شین ننگ تھا۔ جس نے ۲۷۳۲ سے ۲۶۹۷ قبل مسیح تک حکومت کی۔ اس نے سب سے پہلے کاشت کا سلسلہ شروع کیا۔ اور چونکہ اسی نے سب سے پہلے جڑی بوٹی کا استعمال بطور دوا کے کیا۔ اس لئے اس کو طب کا موجد کہا جاتا ہے۔ تیسرے مشہور بادشاہ ہوانگ نے پہلی جنتری بنائی۔ اور اس کی ملکہ نے ریشم کے کپڑے سے ریشم طیار کرکے چین کی ایک زبردست صنعت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اسی دور کے دو بادشاہ یعنی شن اور یاؤ اپنی عقلمندی اور ایمانداری کے لئے اس قدر مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے زمانے میں رات کو دروازے تک بند نہ ہوتے تھے۔ لیکن یاؤ کے آخری زمانہ میں ہوانگ ہو میں ایسی طغیانی آئی۔ کہ ہزاروں میل تک تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اور اس کے وزیر یو کو آٹھ سال تک اس سلسلہ میں کام کرنا پڑا۔ ایشن اور یاؤ ہی کے زمانہ میں چین کی سیاسی زندگی میں زبردست انقلاب ہوا۔ یعنی انہوں نے قبائلی زندگی ترک کرکے بادشاہی قائم کی۔ مذہب میں قدامت پرستی کی بنیاد بھی اسی وقت پڑی۔

یو جس کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ شیا خاندان کا بانی ہوا۔ اس کے زمانہ میں چینیوں نے لین دین کے پرانے طریقہ کو بدل کر جس میں ایک چیز کے بدلے میں دوسری چیز لیتے تھے نیا طریقہ نکالا۔ اور مختلف دھاتوں کے ٹکڑوں کو ذریعہ خرید وفروخت بنایا۔ اس خاندان کے بعد چین پر اٹھارویں صدی سے بارھویں صدی تک شانگ خاندان کی حکومت رہی۔ اس کے بعد ایک اور خاندان برسر اقتدار آیا۔ اور تیسری قبل مسیح تک حکومت کی باگ ان کے قبضہ میں رہی سیاسی حیثیت سے یہ طوائف الملوکی کا دور تھا۔ لیکن علمی اور مذہبی ترقی کے لحاظ سے یہ زمانہ سب سے مشہور زمانہ گنا جا سکتا ہے۔ کیونکہ چین کے مشہور فلسفی لاؤسے اور کنفیوشس اسی زمانہ میں پیدا ہوئے۔ انسانی تہذیب کو ترقی دینے میں انہوں نے جو حصہ لیا ہے۔ اس کا ذکر تاریخ کے صفحوں میں آج بھی زریں الفاظ میں موجود ہے۔ لاؤسے جن کے فلسفہ کو تاؤازم کہتے ہیں۔ یونان کے مشہور فلسفی ارسطو کے ہم عصر تھے۔ ان کی تعلیم میں روحانیت غالب ہے ان کے خیال میں بہترین زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ فطرت کے مطابق ہو۔ چنانچہ وہ حکومت ملکہ ان تمام چیزوں کے خلاف تھے جن کی بنیاد زبردستی اور ظلم پر ہو۔ ان کے نزدیک اعلیٰ زندگی وہ ہے جس میں ترقی اور نشوونما ہو۔ حکومت نہ ہو۔ تخلیق ہو۔ ملکیت نہ ہو۔ عمل ہو۔ اثبات خودی نہ ہو۔ زندگی کے اس فلسفیانہ تخیل نے جب عملی جامہ پہنا تو اس کی صورت مسخ ہوگئی۔ اور ان کے پیرو غلط راستہ پر پڑ کر یہ سمجھنے لگے۔ کہ اگر ان اصولوں پر زندگی بسر کی جائے۔ تو موت نہ آئیگی چنانچہ ان کی تعلیم جادو اور شعبدہ بازی بن کر رہ گئی کنفیوشس جو دنیا کے مشہور ترین مصلحین میں شمار ہوتے ہیں لوا کی ریاست میں وزیر تھے۔ لیکن چونکہ وہاں کا حکمران ان کے مشورہ پر عمل نہیں کرتا تھا۔ ان کو ترک وطن کرنا پڑا۔ بارہ سال تک شمالی چین کی مختلف ریاستوں میں گھومنے کے بعد وہ اپنے وطن واپس آئے۔ اور آخر تک وہیں رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے بہت سے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنالیا۔ ان کی تعلیم اتنی گہری نہ تھی جتنی لاؤسے کی۔ اس میں فلسفہ ضرور تھا۔ لیکن کم مگر مہذب زندگی بسر کرنے کے آداب وقواعد کثرت سے بنائے گئے تھے۔ مذہب کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ مذہب انسان کے دل میں ہے باہر سے نہیں آتا۔ اس کا چشمہ انسانی فطرت کی گہرائیوں میں ہے۔ وہ آدمی کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ جذبات جب دل کے تاروں کو چھیڑتے ہیں۔ تو مذہب پردے سے باہر نکل آتا ہے۔ اور یہی اس کا نکلنا اگر اس میں قاعدہ برتا جائے۔ تو عبادت بن جاتا ہے ان کی تعلیم کے اصول اور قواعد چینیوں کے مزاج اور ان کی عادت کے لئے اس قدر موزوں تھے۔ کہ وہ ان میں بہت جلد مقبول ہوگئے۔

چو خاندان کے بعد حکومت چین خاندان میں آگئی۔ جس کی وجہ سے ملک کا نام چین ہوا۔ اس کا سب سے مشہور حکمران شی ہوانگ تی۔ چین کا پہلا شہنشاہ خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے امرا کی قوت کو ختم کرکے تمام اختیار اپنے قبضہ میں کر لیا۔ یہ بادشاہ بہت بدنام ہے۔ کیونکہ اس نے کنفیوشس کی سب کتابوں کو جلوا دیا۔ اور اس میں اسقدر سختی کی۔ کہ ۴۶۰ آدمیوں کو صرف اس قصور پر زندہ درگور کر دیا کہ ممنوعہ کتابیں انکے پاس تھیں شی ہوانگ تی کی سب سے بڑی یادگار چین کی دیوار عظیم ہے جو عجائبات عالم میں گنی جاتی ہے

اور جو اس کے حکم سے دس سال میں تیار ہوئی تھی۔ وہ بارہ سو میل لمبی اور تیس فٹ اونچی زمین پر اس کی موٹائی ۲۵ فٹ اور اوپر کی طرف ۱۵ فٹ ہے۔ وہ شمال سے آنے والے وحشی قبائل کو روکنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد ان قبیلوں کا رخ مغرب کی طرف ہو گیا۔

ہوانگ تی نے ایک محل بھی بنوایا تھا۔ جس کے صدر کمرہ میں دس ہزار آدمی آجاتے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے سڑکیں اور پل تیار کرائے۔ اس کے بعد چین کی حکومت ہان خاندان میں آئی۔ یہ زمانہ تاتاریوں اور ہونوں سے لڑنے میں گزرا۔ لیکن پھر بھی تہذیب نے کافی ترقی کی۔ چین کی تاریخ میں تنگ خاندان بہت مشہور ہے۔ اس عہد کو چینی اپنی تاریخ کا زریں عہد کہتے ہیں۔ اور آج بھی فخریہ طور پر اپنے آپ کو اہل تنگ کہتے ہیں۔ اس خاندان کے مشہور بادشاہ تائی سونگ نے ایک طرف تو ترکمانی قبیلوں پر فتح حاصل کر کے بیرونی حملوں سے بچاؤ کی مناسب تدبیریں کیں۔ اور دوسری طرف اندرونی ترقی کے لئے ہر امکانی کوشش کی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے کتب خانہ میں دو لاکھ کتابیں تھیں وہ کنفیوشس کا اس قدر معتقد اور حامی تھا۔ کہ اکثر کہا کرتا تھا۔ کہ "چینیوں کے لئے کنفیوشس وہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو مچھلیوں کے لئے پانی"۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تائی سونگ دنیا کے عظیم الشان بادشاہوں میں شمار کئے جانے کا مستحق ہے۔ اس کے عہد میں چینی سلطنت جنوب میں انام تک اور مغرب میں بحیرۂ کیسپین تک پھیل گئی تھی۔ بیرونی تعلقات بھی وسیع ہو گئے تھے۔ چین میں سب سے پہلے مسلمان اسی کے زمانہ میں آئے تھے۔ اور اسی عہد میں یہاں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔

چین کی تاریخ کا جو مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ عہد قدیم میں تہذیب کو ترقی دینے میں ان کا حصہ کس قدر نمایاں ہے۔ جس وقت کہ بابل مصر۔ یونان اور ہندوستان کے لوگ صرف ایک چادر لپیٹا کرتے تھے۔ چینیوں نے جسم کو لباس سے ڈھکنا شروع کر دیا تھا۔ اسی طرح کھانے کی چیزوں کو پکانے کا شوق سب سے پہلے چینیوں ہی کو ہوا۔ اور چینی ہی تھے۔ جنہوں نے سب سے پہلے آداب اور تکلفات زندگی برتے۔ یعنی آپس میں ملنے کے طریقے بزرگوں کا احترام اور گفتگو میں مرتبہ کا لحاظ یہ سب باتیں دوسری قوموں نے انہیں سے سیکھیں۔ فن طباعت کی ایجاد بھی انہی کی ہے۔ اور مصوری میں تو ابتک ان کی شہرت باقی ہے۔ عیسائی پادریوں اور مبلغوں کا جو احترام چینیوں نے کیا تھا۔ وہ ۴۵

صو ان کے اخلاق کی بہترین مثال ہے۔ غرض یہ کہ عہد قدیم میں آرٹ فلسفہ۔ شاعری۔ سیاست اور اخلاق کے میدان میں چینیوں نے ایسا نام پیدا کیا۔ کہ آج تک مہذب دنیا ان کا سکہ مانتی ہے۔

ہندوستان میں خوراک کی شدید قلّت کی غیر معمولی وجوہ

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی تازہ تقریر

۱۶ فروری کو ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے ہندوستان میں خوراک کی قلت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

میں ایک ایسے موضوع پر خطاب کرنے والا ہوں۔ جو ظاہراً بہت اہم ہے۔ یعنی خوراک کی صورت حال ہندوستان کو خوراک کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ گذشتہ اکتوبر میں جو طوفان باد آیا تھا۔ اس سے ہماری چاول پیدا کرنے والی بہترین زمینوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس نقصان کے علاوہ جنوبی ہندوستان میں شمال مشرق سے آنے والی بارش سے لدی ہوئی ہوائیں یعنی مون سون بالکل نہیں چلیں۔ شمال کے گیہوں پیدا کرنے والے علاقوں میں بھی سردیوں کے موسم کی بارش نہیں ہوئی۔

میں فوراً ان افواہوں کی صاف صاف تردید کروں گا۔ کہ ہماری مصیبتوں کا سبب خوراک کا باہر بھیجا جانا ہے۔ ہم نے جو کچھ باہر کے ملکوں کو بھیجا ہے۔ وہ صرف مونگ پھلی کی ایک معمولی مقدار ہے۔ اس مقدار کو ہم نہ تو خود جمع کر سکتے تھے۔ نہ اسے فوراً استعمال میں لا سکتے تھے۔ یہ مقدار ایسی تھی۔ جس کی کسی اور جگہ شدید ضرورت تھی۔

اس وقت ہمیں ۳۰ لاکھ ٹن خوراک کی ضرورت ہے۔ اور دنیا بھر میں خوراک کی قلت کے پیش نظر ہمیں امید نہیں۔ کہ ہم اس کثیر مقدار کو باہر سے منگوا سکیں گے۔ ہم نے ایک وفد بھیجا ہے۔ جو لندن اور واشنگٹن میں خوراک کی درآمد کے متعلق ہمارے مطالبات پر زور دے گا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہم بیرونی امداد کے مستحق ہیں۔ اور ہم اس امداد کو حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ لیکن خوراک کی عالمگیر قلت ایک حقیقت ہے۔ صرف ہمارے ہی ملک کو قحط کا خطرہ درپیش نہیں۔ اس لئے ہمیں جو امداد ملے گی۔ وہ محدود ہو گی۔ ہمیں اپنی مدد آپ کرنے کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ میں حال ہی میں بعض خشک سالی کے علاقوں کی حالت دیکھنے کے لئے جنوبی ہندوستان خود گیا تھا۔ وسیع علاقے ایسے ہیں۔ جہاں کوئی فصل نہیں۔ اور آئندہ طویل مدت تک فصل پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ اگر وہاں کے باشندوں کے لئے غلہ مہیا نہ کیا جا سکا۔ تو انہیں فاقہ کشی کرنی پڑے گی۔ سب سے غریب اور سب سے کمزور آدمیوں کو سب سے زیادہ مصیبت اٹھانی پڑے گی۔ ہم انہیں بچا سکتے ہیں۔ اور ہمیں انہیں ضرور بچانا چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے ہمیں جو زیادہ خوش قسمت ہیں۔ اور ہندوستان کے زیادہ خوشحال حصوں میں بستے ہیں۔ اپنی راحت و آرام کا کچھ حصہ قربان کرنا چاہیئے۔ اور اپنی خوراک کا کچھ حصہ ان کے لئے بچانا چاہیئے۔

بدقسمتی سے اس قسم کی نازک حالت میں ہم مسائل کے مطابق قربانی نہیں کر سکتے۔ جو شخص دس گنا زیادہ امیر ہے۔ وہ اپنے یومیہ راشن میں دس گنا زیادہ کمی نہیں کر سکتا۔ مگر وہ دوسرے طریقوں سے مدد دے سکتا ہے۔ جس کی تشریح میں بعد میں کروں گا۔

اس نازک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے میرے سامنے دو تجویزیں پیش کی گئی ہیں۔ ایک تجویز یہ تھی۔ کہ ہم ایک پونڈ فی کس کا اپنا موجودہ بنیادی راشن جو خدا جانتا ہے۔ کہ پہلے ہی کافی کم ہے۔ اس وقت تک قائم رکھیں۔ جب تک کہ مہیا شدہ رسدیں باقی ہیں۔ اور اس بات پر بھروسہ کریں۔ کہ اس راشن کو سارا سال قائم رکھنے کے لئے باہر سے کافی غلہ درآمد کر لیا جائے گا۔ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ عام صورت حال کے پیش نظر اس قسم کی تجویز سے تباہی کا سخت خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ دوسرا طریقہ یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہم اپنے صرف کو اس وقت کم کر دیں اور اس امر کو یقینی بنا دیں۔ کہ ہماری کمی سارے سال پر اور سارے ملک پر بٹ جائے۔

اس کے متعلق کوئی شک نہیں۔ کہ کونسا مشورہ درست ہے۔ اور ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دوسری صورت کو اختیار کیا جائے۔ برطانوی ہندوستان کے طول و عرض میں غلے کے بنیادی راشن کو کم کر کے ۱۲ اونس کر دیا جائے۔ (اور مجھے یقین ہے۔ کہ ریاستیں بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں گی۔ اور اس میں ہماری پیروی کریں گی) لیکن زیادہ محنت و مشقت کے کام کرنے والے مزدوروں کو ۱۶ اونس زیادہ راشن ملے۔ مجھے اس کا پورا احساس ہے۔ کہ راشن کی یہ مقدار ناکافی ہے۔ لیکن ہمارے موجودہ ذرائع اس سے بڑھ کر ہمیں اجازت بھی نہیں دے رہے۔ اگر ہمارے ذرائع میں توسیع ممکن ہوئی۔ تو اس مقدار میں ہم ضرور اضافہ کر دیں گے۔ فی الحال یہی کچھ ممکن ہے۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اس خطرناک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ انتظامی لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ کہ راشننگ کی اسکیم کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ ملک میں جہاں کہیں بھی غلہ فالتو ہو۔ اسے حاصل کیا جائے۔ اور پھر اس فالتو غلہ کو ملک کے محتاج حصوں پر مناسب طریقہ سے تقسیم کیا جائے۔ اس راستہ کے بڑے بڑے خطرے یہ ہیں۔ حریص اور خود غرض لوگ جو ذخیرہ اندوزی سے چور بازار سے اور دوسرے ناجائز طریقوں سے اپنے حصہ سے بڑھ کر غلہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کمزور دل لوگ جو غلط افواہیں پھیلا کر عوام میں سراسیمگی اور بے اعتمادی پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح چور بازار میں تجارت کرنے والوں کے لئے راستہ صاف کر سکتے ہیں۔ اور ایسے کاہل اور تن آسان جن کے پاس اپنے لئے تو کافی ہے۔ لیکن یہ نہیں کرتے۔ کہ کسی دوسرے کی بھی مدد کریں۔

اب ہم میں سے ہر ایک ہندوستان کی خدمت کے سلسلے میں کیا کر سکتا ہے؟ کچھ اہم باتیں تو میں آپ کو بتا دوں گا۔ اور باقی دوسری باتیں آپ خود سوچ سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے۔ کہ ہر ایک زمیندار اور ہر کاشتکار اپنے غلے کے صرف میں کمی کر کے منڈی میں یا حکومت کے زیر نگرانی مرکز میں غلہ کی وہ مقدار بھیج دیگا۔ جو اس کی کم سے کم ضروریات کو پورا کرنے کے بعد بچ رہے۔

مجھے امید ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو غلہ پیدا کر سکتا ہے۔ جہاں کہیں بھی ممکن ہو۔ اور جس وقت بھی ممکن ہو۔ حتی الامکان زیادہ سے زیادہ مقدار میں مزید غلہ پیدا کرے گا۔ ترکاریاں۔ آلو۔ چقندر یہ ساری چیزیں پیدا کرنے سے بڑی مدد ملے گی۔ میں خوشحال طبقے کے لوگوں سے نہایت پر زور الفاظ میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ان دعوتوں کو بند کر دیں۔ جن میں خوراک بیجا

صرف ہوتی ہے۔ اور قطعی طور پر کم سے کم مقدار میں روٹی۔ آٹا۔ کیک۔ بسکٹ یا چاول صرف کریں۔ جو تھوڑی سی مقدار سے مدد ملے گی۔ خوراک کی کمی والے علاقوں میں نیز غریب آدمیوں کو شہروں میں عام طور سے کھانے کے لئے صرف غلوں کا راشن ہی نصیب ہوتا ہے۔ اور اس کے مقابلے میں امیر آدمی اور بھی بہت سی چیزیں کھا سکتے ہیں۔ جیسے گوشت۔ مچھلی۔ ترکاریاں۔ پھل وغیرہ

آپ میں بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے۔ جو اس خطرے کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں زیادہ سرگرمی سے اس طرح حصہ لینا چاہیں گے کہ کینٹین قائم کریں گے۔ یا طبی امداد کے لئے دستے منظم کریں گے یا رضاکارانہ طور پر دوسرے کام کرکے مدد کریں گے۔ میری آپ سے استدعا ہے۔ کہ آپ مقامی افسروں سے مل کر دریافت کریں۔ کہ آیا اس قسم کی امداد کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر ضرورت ہے تو کہاں کہاں ضرورت ہے؟

مجھے اُمید ہے۔ کہ ہر شخص ان عہدہ داروں کو جو مرکز اور صوبوں میں خوراک کے انتظام میں حصہ لے رہے ہیں۔ آزادی سے اپنے فرائض انجام دینے کا موقع دے گا۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا۔ کہ خوراک کا انتظام کرنے والا ہمارا عملہ ہر لحاظ سے بالکل مکمل ہے۔ مگر یہ دعویٰ ضرور کرتا ہوں۔ کہ اس نے ہماری خوراک کی فراہمی کی تنظیم کے سلسلہ میں گذشتہ دو سال میں نہایت اعلیٰ درجہ کا کام انجام دیا ہے۔ اور اس وقت بھی ہماری موجودہ دشواری کو دور کرنے کے لئے بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ میں گورنر جنرل کی حیثیت سے مرکزی محکمہ خوراک کا ذمہ دار ہوں۔ اور میں اس ذمہ داری کو مکمل طور سے قبول کرتا ہوں۔ میں نے ان تدبیروں کو دیکھا ہے۔ جو مدراس۔ بمبئی اور میسور کی حکومتیں اپنے انتہائی دشوار مسائل کو حل کرنے کے لئے کر رہی ہیں۔ اور میرے خیال میں وہ قابل تعریف کام کر رہی ہیں۔

خوراک کے مسئلہ کو جماعتی سیاسیات سے کوئی تعلق نہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کو اس وقت اس طرح کا سیاسی مسئلہ بنانا میں صاف کہتا ہوں غلطی ہوگی۔ اس معاملہ میں مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح نے ملک کی رہنمائی کی ہے۔ جس کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

ہمیں مل جل کر اس نازک صورت حال کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور مساوی طور پر ایثار اور قربانی سے کام لینا چاہیئے۔ اگر ہم ایسا کریں تو مجھے اعتماد ہے۔ کہ ہم ۱۹۴۶ء سے بغیر کسی تباہی کے گذر سکتے ہیں۔ میں اختتام کلام پر آپ کو ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جس نے گذشتہ چند سال میں بہت سے بظاہر نہایت خطرناک حالات کا مقابلہ کیا ہے یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ حالات آخرکار شاذونادر ہی ایسے بُرے ثابت ہوئے جیسے وہ معلوم ہوتے تھے۔ بشرطیکہ آپ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

بیرونی ممالک میں مدرسین کی ضرورت

"بیرونی ممالک میں ٹرینڈ اُستادوں کی ضرورت ہے جو B.T ہوں۔ یا S.A.V. واقفِ زندگی شرط نہیں جو احباب جانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ فوراً اپنے ناموں سے دفتر کو انگریزی میں اطلاع دیں۔ تنخواہیں معقول ہوں گی تبلیغ کے موقع بھی نکل آئیں گے۔ دوستوں کو اپنے خرچ پر جانا ہوگا۔ ہاں اُن کیلئے ہر قسم کی دیگر امداد بذریعہ دفتر تحریک جدید مہیا کی جائیگی" (انچارج تحریک جدید)

درخواست دعا

برادرم مکرم مرزا سلطان احمد صاحب ساکن تھو نے اپنی اراضیات واقعہ قصور کے حقوق ملکیت حاصل کرنے کیلئے عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ اب اس مقدمہ کے سلسلہ میں انہوں نے ہائیکورٹ لاہور میں سیکنڈ اپیل کی ہوئی ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اپیل کی حقیقی اور کامل منظوری کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار مرزا محمود بیگ ساکن پٹی محلہ خلجیاں

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا شکار ہونے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ عا چھ ماشہ ۸/ ۔ عہ رتین ماشہ ۱۲/

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

انگریزی تبلیغی لٹریچر

پیارے خدا اور پیارے رسول کی پیاری باتیں	۔/۱
چار ہزار قیمتی اقوال	۔/۲
پیارے امام کی پیاری باتیں	۔/۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	۔/۱۰
نماز مترجم با تصویر	۔/۴
سرور انبیاء کے بے نظیر کارنامے	۔/۴
دنیا کا آئندہ مذہب	۔/۴
آسمانی پیغام	۔/۴
پیغام صلح معہ دیگر مضامین	۔/۴
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۔/۴
نظام نو	۔/۲
مختلف تبلیغی رسالے	۔/۱۲
	۔/۸

جملہ آٹھ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چھ روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

چار روپے کی کتب تین روپے میں پہنچا دی جائیگی

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

دنیائے طب کا ایک خاص الخاص مرکب

سونے کی گولیاں (رجسٹرڈ) یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ سوہاگی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ یوریٹ۔ البومن۔ شکر کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ جس نے بھی انہیں استعمال کیا۔ اس کو ان کی تعریف میں بے حد رطب اللسان پایا۔

نسوانی امراض۔ مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں:۔

بالکل کمزور و ناتوان گئے گذرے مریض بھی چند ماہ استعمال کرکے پھر نوجوان ہو سکتے ہیں۔ یہ گولیاں تیز نہیں۔ ان کا فائدہ مستقل اور دیرپا ہوتا ہے۔

مثانہ اور اس کے ملحقات کو طاقت دے کر پیشاب کی شکایات کو دور کرنے میں تیر بہدف کا کام دیتی ہیں۔

مریض کی گئی ہوئی طاقت کو جلد بحال کر دیتی ہیں۔

مقوی دل و دماغ ہیں۔ بخار کے بعد کی کمزوری کو بھی نافع ہیں۔

تپ دق کے درجۂ اول میں بھی مفید و موثر ہیں۔

عورتوں کے مخصوص امراض کے لئے اسی قدر مفید ہیں جیسے مردوں کے پیشاب کے امراض کے لئے۔

قیمت: ایک روپیہ کی پانچ گولیاں:۔

منیجر طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان دارالامان

علاج اٹھرا

اٹھرا کے لئے اسّی برس کا مجرب
کمزور اور ناتوان بچوں کیلئے
مکمل کورس ۔/۱/۱ عہ
بیت العلاج قادیان

ہاضوم
امراض معدہ کا واحد علاج ۔/۸/۱

ضروری اعلان

"ضرورت مند احباب اراضیات ہمارے پاس فروخت کر سکتے ہیں"

خاکسار محمد عبداللہ خان آف مالیرکوٹلہ۔ دارالسلام قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بھوپال ۱۱ فروری۔ آج نواب صاحب بھوپال نے اپنی ۵۲ ویں سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سب لوگوں کو باہمی اشتراک اور اتحاد سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ افتراق اور پراگندگی سے اصل مقصد بہت کمزور ہو جائے گا۔

بمبئی ۱۲ فروری۔ کل نواب زادہ لیاقت علی صاحب نے برطانوی کیبنٹ کے مشن کے بارے میں اظہار رائے کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر برطانوی حکومت نے پہلے پہلے اعلان نہ کر دیا۔ کہ آئین تیار کرتے وقت پاکستان کے اصول کو مدنظر رکھا جائے گا۔ تو یہ مشن ناکام رہے گا۔

بمبئی ۱۲ فروری۔ کل ایڈ مرلٹی ہاؤس میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مظاہرین کے مطالبات پر غور کے علاوہ ان کے پیدا کردہ نقصانات کو بھی زیر بحث لایا گیا۔

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ ایٹم کے خفیہ راز کے چرانے کی جن چند روسیوں نے کوشش کی تھی۔ ان کے بارے میں ماسکو سے اعلان ہوا ہے۔ کہ بے شک بعض افراد اس راز کو معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن ان کی حیثیت غیر ذمہ دارانہ تھی۔ سوویٹ یونین کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس معاملہ میں پہلے ہی دوسرے ممالک سے بہت آگے نکل چکی ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ سر ہنری نے جو ہندوستان کی سنٹرل اسمبلی میں یورپین گروپ کے لیڈر رہ چکے ہیں۔ کل ایک تقریر میں بتایا۔ یہ امر متحقق ہو چکا ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت کے کام کو چلا سکتے ہیں۔ برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ اب ان کو حکومت سپرد کرنے میں مدد کرے۔

بمبئی ۲۰ فروری۔ ہندوستانی بحری فوج کے جن سپاہیوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان کے ایک لیڈر نے بیان کیا۔ کہ جہاز نرمدا پر سپاہیوں نے یونین جیک اتار کر جلا دیا۔ اور اس کی جگہ کانگرس کا جھنڈا نصب کر دیا ہے۔

لاہور ۲۰ فروری۔ سر خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے ملک بھر میں خوردنی اجناس کی قلت کے سلسلہ میں تشویش کے پیش نظر پنجابیوں سے بلا امتیاز مذہب و ملت یا سیاسی عقائد اپیل کی ہے۔ کہ اناج کو ضائع ہونے سے بچانے میں وہ جس قدر امداد کر سکتے ہیں کریں۔

اوٹاوا ۲۰ فروری۔ روسیوں نے ایٹم بم بنانے کے لئے ۵ لاکھ ڈالر کی یورینیم حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کوشش میں ناکامی ہوئی۔

دہلی ۲۰ فروری۔ حکومت آسٹریلیا نے ہندوستان کو گندم برآمد کرنا منظور کر لیا ہے۔ عنقریب آسٹریلیا کی گندم کافی مقدار میں ہندوستان پہنچنی شروع ہو جائیگی توقع کی جاتی ہے۔ کہ آسٹریلیا کی گندم سے ہندوستان کی خوراک کی صورت حالات قدرے بہتر ہو جائے گی۔

امرت سر ۲۰ فروری۔ سونا۔۔۔ ۹۳ چاندی۔۔۔ ۱۷۷ روپے۔ پونڈ۔۔ ۴۶ روپے

بمبئی ۲۰ فروری۔ ۲۶ فروری کو پونا میں نواب صاحب بھوپال اور سر آغا خاں گاندھی جی سے ملاقات کریں گے۔ اور ہندوستان کے تمام آئینی مسائل پر تبادلہ خیالات کرینگے۔ ان ملاقاتوں کو ہندو مسلم مفاہمت کی ایک اور کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔ سر آغا خاں اور نواب بھوپال ہندو مسلم سمجھوتہ کرانے کے لئے ہی گاندھی جی سے ملیں گے۔

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں لیڈر آف دی ہوس نے کہا۔ کہ آسام کے پہاڑی علاقہ کو ہندوستان سے علیحدہ کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں۔ اور نہ کوئی پہاڑی صوبہ قائم کرنے کا خیال ہے

امرت سر ۱۲ فروری۔ آج ایک بیان میں ماسٹر تارا سنگھ نے بیان کیا۔ کہ پنجاب کے سکھ مسلم لیگ کا کبھی ساتھ نہ دیں گے۔

لاہور ۲۱ فروری۔ آج تک پنجاب الیکشن میں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے۔ مسلم لیگ ۷۹۔ کانگرس ۳۸۔ یونینسٹ ۱۷۔ اکالی سکھ ۱۳۔ آزاد ۷۔

کراچی ۲۱ فروری۔ ایک سرکردہ برطانوی افسر جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ وزیر ہند کے سیکرٹری ہیں۔ اور پارٹی کے ایما پر ہندوستان آئے۔ ہندوستان کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے ملک کا دورہ کر رہے ہیں۔ حال ہی میں وہ کراچی میں تھے۔ مدراس اور بمبئی کا دورہ بھی انہوں نے ختم کر لیا ہے۔ لاہور سے ہو کر اب وہ دہلی پہنچ چکے ہیں۔

بمبئی ۲۱ فروری۔ محکمہ بحر کے ہڑتالی ملازمین کی سنٹرل کونسل آف ایکشن نے اپنے مطالبات فلیگ افسر کی معرفت محکمہ بحر کے حکام اعلےٰ کو بھیج دئیے ہیں۔ مطالبات میں ہندوستانی عملہ کے لئے زیادہ سہولتوں کے علاوہ یہ مطالبہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ کہ آزاد ہند فوج کے ممبروں کے خلاف مقدمات فوراً واپس لئے جائیں۔ اور انڈونیشیا سے ہندوستانی فوجوں کو فی الفور نکال لیا جائے

شیلانگ ۲۱ فروری۔ بارود لائی کیبنٹ نے قیدیوں کی رہائی کے جو احکام جاری کئے ہیں۔ وہ ان قیدیوں پر بھی حاوی ہوتے ہیں جنہیں ۱۹۴۲ء کی تحریک میں متشددانہ جرائم کی وجہ سے سزا ہوئی تھی۔ تمام پولیٹیکل ورکروں کی نقل و حرکت پر سے پابندیاں ہٹالی گئی ہیں۔ اب صوبہ میں ایک بھی پولیٹیکل قیدی نہیں رہا۔

رہتک ۲۱ فروری۔ رہتک شمالی حلقے سے چودھری لاہری سنگھ (کانگرس) چودھری ٹیکا رام ریونیو منسٹر کو شکست دے کر کامیاب ہو گئے ہیں

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ زمانہ امن کے پہلے بجٹ کے بارہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹیکس کی شرح میں عام کمی۔ ڈاک کے نرخوں میں کمی۔ اصل آمدنی زائد منافع ٹیکس اور انکم ٹیکس کی شرح میں کمی اس بجٹ کے نمایاں پہلو ہوں گے۔

چنکنگ ۲۱ فروری۔ مشرقی ہوپئی کے شہر یوانگیو کو گذشتہ پانچ ماہ سے چینی کمیونسٹوں نے محصور کر رکھا ہے۔ مسٹر لو چنگ تنگ مشیر مرکزی حکومت چین نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ میں ہوپئی اور ہونان کے صوبوں کا گیارہ روز تک دورہ کرنے کے بعد پینگ پہنچ گیا ہوں

ہوائی جہازوں سے جو خوراک اور کھانے پینے کی اشیاء پھینکی جاتی تھیں۔ وہ بالکل ناکافی ہوتی تھیں۔ آخر کار نوبت مردم خوری تک پہنچ گئی۔ کئی جگہ انسان دوسرے انسانوں کو کھا جاتے ہیں ہونان میں بھی سخت قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

بمبئی ۲۱ فروری۔ آج صبح امن تھا۔ لیکن دوپہر کے وقت حالت سخت خراب ہو گئی۔ دس بجے کے قریب جہازی بارکوں میں آ گئے۔ اور کئی چیزیں اٹھا کر لے گئے۔ اس کے بعد وہ بارکوں کے بڑے پھاٹک پر گئے۔ اور اسے توڑنا شروع کر دیا۔ کیونکہ وہ اندر سے بند تھا۔ پولیس نے انہیں ہٹانے کے لئے گولی چلائی۔ مظاہرین نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ جس سے ایک پولیس افسر زخمی ہو گیا۔ گولی چلنے کی اطلاع جونہی دوسرے جہازیوں نے سنی۔ وہ بھی بندوقیں اور رائفلیں لے کر پہونچ گئے۔ اور اندھا دھند گولیاں چلانی شروع کر دیں "نرمدا" جہاز والوں نے کہا۔ کہ اگر ایک بھی گولی چلائی گئی۔ تو سب جہازوں کی توپوں کے منہ کھول دئیے جائیں گے مظاہرین نے دوسرے جہازیوں سے اپیل کی کہ وہ بھی بغاوت کر دیں۔ چنانچہ تمام یورپینوں کو جہازوں سے اتار دیا گیا۔ تقریباً ۲۰ کے قریب جہاز باغیوں کے قبضہ میں آ گئے ہیں اور انہوں نے بہت زیادہ بارود اور اسلحہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ آج تیسرے پہر کراچی کے بحری بیڑے کے ہندوستانیوں نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا "ہندوستان" جہاز ساحل پر لنگر انداز تھا۔ اس کی توپوں کے دہانے کھول دئیے گئے اور بے پناہ گولوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ چار بجے کے قریب ہندوستانی لیڈروں کی کوشش سے عارضی مصالحت ہو گئی اور فائرنگ بند ہو گئی۔ دہلی کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ آج صبح ہوائی بیڑے کے کچھ جہازیوں نے ہڑتال کر دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مطالبات وہی ہیں جو بمبئی کے ہڑتالیوں کے ہیں مگر بہت جلد ان پر قابو پا لیا گیا۔ بمبئی میں شہر کی تمام سڑکوں پر فوج تعینات کر دی گئی ہے اور مزید فوجیں بمبئی کراچی اور پونا بھیجی جا رہی ہیں۔ آج تیسرے پہر مسٹر گاڈ فرے نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت مظاہرت سے مرعوب نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ بے اعتدالیاں اسی طرح جاری رہیں تو گورنمنٹ سخت کارروائی کرے گی خواہ اس کا